شفاعت کا صحیح تصور

سوال:

کسی مولوی صاحب نے ایک اشتہار[1] شائع کیا ہے جس میں آپ پر معتزلی اور خارجی ہونے کا فتویٰ لگایا گیا ہے۔ بنائے فتویٰ یہ ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قیامت کے روز امت کے بارے میں شفاعت کے منکر ہیں۔ بحوالہ ترجمان القرآن جلد ۲ عدد ۱، ۲ ص ۳۰ سے لیتے ہوئے آیت "جنگ کرو اہل کتاب میں ان لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں لاتے" کے تشریحی نوٹ کا دیا ہے۔ یہ نوٹ یوں ہے: "وہاں کوئی کسی سفارش، کوئی فدیہ اور کسی بزرگ سے نسبت کام نہ آئے گا"۔ اسی طرح تفہیمات سے بھی کوئی حوالہ اسی قسم کا اخذ کیا ہے۔

براہ کرم آپ بیان فرمائیں کہ اہل سنت کا عقیدہ شفاعت کے بارے میں کیا ہے؟ نبی صلعم اپنی امت کی شفاعت کس حیثیت سے کریں گے نیز آیا وہ ساری امت کی طرف سے شفیع ہوں گے؟

جواب:

خدا ان لوگوں کو نیک ہدایت دے جو دوسروں کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے دنیا میں پھیلاتے ہیں اور ان کے اقوال کو ایسے معنی پہناتے ہیں جو قائل کے منشا کے خلاف ہوں۔ اگر الزام لگانے والے بزرگ کے دل میں خدا کا کچھ خوف ہوتا تو وہ اشتہار کی

---

[1] خدا ان مولوی صاحبان کو اپنی ذمہ داریوں کا فہم عطا کرے۔ ان کے سامنے پورے کے پورے اسلام کو دنیا بھر میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً الحاد اور مادہ پرستی کے علمبرداروں کے شدید حملے کا سامنا ہے، لیکن یہ عقیدۂ شفاعت پر مناظروں میں مصروف ہیں۔ ان کے سامنے ایک لادینی طاقت پاکستان پر غیر اسلامی دستور مرتب کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے لیکن یہ اس سے بے خبر اعتزال اور کفر کے فتوے لگانے کے داخلی کھیل کھیل رہے ہیں۔ یہاں اکابر اور ان کی بیگمات کا اٹھایا ہوا طوفانِ بے پردگی ان کے حرموں کے دروازوں اور ان کے وعظ کے منبروں سے ٹکرا رہا ہے اور یہ کامیابی پر اشتہار بازی کر کے دل بہلا رہے ہیں۔ ان کے ہاں اونٹوں کو معافی ہے لیکن ان کی چھلنیاں مچھروں کو خوب چھانتی ہیں۔ کشمکش کے ایک فیصلہ کن لمحے میں یہ وہ پارٹ ادا کر رہے ہیں جو الحاد اور بے دینی کے لئے موجب تقویت ہو سکتا ہے۔ اسلام دشمن عناصر کا یہ حال ہے کہ وہ بنیان مرصوص بن کر اپنے مقصد زندگی کے لئے بازی لگا رہے ہیں اور ادھر اسلام کی یہ فوج ہے جو خود تو کیا کرے گی کام کرنے والوں کو راستہ بھی روکنا چاہتی ہے۔ (ن۔ ص)

اشاعت سے پہلے مجھ سے لکھ کر پوچھ سکتے تھے کہ تیری ان عبارات کا منشا کیا ہے، اور شفاعت کے بارے میں تیرا عقیدہ کیا ہے۔
میری جن عبارتوں کا انھوں نے حوالہ دیا ہے ان میں سے ایک یہود و نصاریٰ کے غلط عقیدۂ شفاعت کی تردید میں ہے، اور اس کا اصل مقصد یہ بتانا ہے کہ اس غلط عقیدے کی وجہ سے کس طرح اہلِ کتاب کا ایمان بالیوم الآخر باطل ہو گیا ہے جس کی وجہ سے قرآن میں ان پر الزام لگایا گیا وہ یوم آخر پر ایمان نہیں رکھتے۔ دوسری عبارت میں ان تعلیمات کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعوتِ رسالت کے آغاز میں اہلِ مکہ کو خطاب کر کے ارشاد فرمائی تھیں۔ دونوں میں سے کسی مقام پر بھی اسلام کے عقیدۂ شفاعت کو بیان کرنے کا موقع نہ تھا ——— (آفرین ہے اعتزال و خارجیت کا فتویٰ نشر کرنے والے پر جسے قرآن سے اتنا مس بھی نہ تھا کہ وہ یہ تو دیکھ لیتا کہ کس آیت کا موقع و محل کیا ہے اور خطاب کس سے ہے۔ ن۔ ص) ——— کیونکہ اسلام جس شفاعت کا قائل ہے اس کے مستحق اہلِ ایمان ہیں، نہ کہ کفار و مشرکین۔ ان دونوں گروہوں کے بارے میں جو کچھ میں نے کہا ہے وہ وہی کچھ ہے جو قرآن میں ارشاد ہوا ہے کہ "اتقوا یوماً لا تجزی نفس عن نفس شیئاً ولا یقبل منها عدل ولا تنفعها شفاعة ولا هم ینصرون"۔

رہا اسلامی عقیدۂ شفاعت تو وہ قرآن و حدیث کی رو سے یہ ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی عدالت میں شفاعت صرف وہ کر سکے گا جس کو اللہ اجازت دے اور صرف اس شخص کے حق میں کر سکے گا جس کے لئے اللہ اجازت دے۔ ملاحظہ ہو "یومئذٍ لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمٰن ورضی له قولاً" "لا تنفع الشفاعة الا من اذن له" "من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنه"۔ اس قاعدے کے تحت نبی صلعم آخرت میں یقیناً شفاعت فرمائیں گے، مگر یہ شفاعت اللہ کے اذن سے ہو گی اور ان اہلِ ایمان کے حق میں ہو گی جو اپنی حدِ وسع تک نیک عمل کرنے کی کوشش کرنے کے باوجود کچھ گناہوں میں آلودہ ہو گئے ہوں۔ بے ان اوجد کر خیانتیں اور بدکاریاں کرنے والے اور کبھی خدا سے نہ ڈرنے والے لوگ حضورؐ کی شفاعت کے مستحق نہیں ہیں۔ چنانچہ حدیث میں حضورؐ کا ایک طویل خطبہ مروی ہے جس میں آپ جرم خیانت کی شدت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز یہ خائن لوگ اس حالت میں آئیں گے کہ ان کی گردن پر ان کا خیانت سے حاصل کیا ہوا مال لدا ہو گا اور وہ مجھے پکاریں گے کہ یا رسول اللہ! اغثنی! (یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے) مگر میں جواب دوں گا کہ لا املک لک شیئاً، قد ابلغتک (میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تجھ تک خدا کا پیغام پہنچا دیا تھا) ملاحظہ ہو: مشکوٰۃ باب قسمۃ الغنائم، الغلول فیہا۔ (ا۔ م)